

# MOHARRAM UL

## HARAM.

حدیث میں آتا ہے، "جس کا آج اس کے دل سے بہتر دن ہے تو وہ سوچنے پر باد سوا"

یہ آج عرف اید دن کی باد سوا، بندہ داری زندگی کی بات ہے، مومن اپنی زندگی کے ہر دن کو اہم ٹرڈن سمجھ کر گزارتا ہے، اس کے ہر سلفہ اپنے لیے سنا سنا کر لیتا ہے، ہر سلفہ میں، کرید لہرقی کرتا ہے اور والد ہر سال پچھلے سال سے بہتر ہوتا ہے۔

سے ۱ : اپنی زندگی کے ہر دن کو، پچھلے دن سے کہے بہتر بنا دیا جائے ؟

اس کے لیے علم کی طرف ہے۔ وہ علم جو ہمیں اٹھا انسان و اٹھا سدا کا

بننے میں مراد ہے۔ کیونکہ علم ہی وہ اونٹنی ہے جس کے زارے ہمیں اپنی منزل نظر

آتی ہے اور ان کاموں کا سدا حینا ہے کہ جن کو سدا ہم کامیابی کی منزل تک پہنچ سکے

ہیں۔ علم کے بہتر، سدا ہم کے ہیں۔ علم صرف ایک بار ہی حاصل کرنا

کافی ہے سدا سے نازہ مگنا، بار بار دھراٹا، بیان میں کہ وہ سدا علم کا

حقہ بن جائے بہت طرف کی ہے۔

②

بسم اس عید کے ساتھ کہ ہم اپنے آج کو، گزشتہ قیل سے بہتر بنا رہے ہیں۔

امین اللہ۔ امد آئے والے سال بھاری کھیلے سال سے زیادہ اچھا ہوگا۔ جس میں

بسم اللہ سبحان و تعالیٰ سے امد ہوگی، سب سوزے کی کوشش کر کے امد، سب سے امد دور،

سوزے کی، بڑائیوں سے دور، سوزے کی کوشش کر کے۔

اُن کاموں کی کرنے کی کوشش کر کے جو ہمیں اپنی منزل کے قریب کر کے امد اُن

بڑائیوں کو دور کرنے کی کوشش کر کے جو بھاری راستے کے لیے بہتر بنانے والے ہیں۔

امد وہ کہنا راستہ ہے۔ اللہ کے قریب کھانا

اللہ کی محبت کا راستہ،

اللہ کی رضا کا راستہ،

اللہ کے قریب ہونے کا راستہ،

- محرم کا آغاز ہوا ہے۔ اللہ سبحان و تعالیٰ نے سال کے جو 12 مہینے بنائے اُن میں

آزادی مہینہ ہے، محرم بنایا امد سید مہینہ ہے محرم بنایا۔

- قرآن مجید میں اللہ نے مہینوں کی تعداد ہی طوری بنادی (سورۃ التوبہ 36)

بے سند مہینوں کی تعداد اللہ کے نزدیک، جس دن سے اُس نے آسمانوں و زمین کو پیدا کیا

اللہ کی کتاب میں 12 مہینے ہیں، 12 مہینے انسانی ریش بندہ رحمانی ہیں

- ان میں سے چار خیرت والے ہیں۔

① محرم جس اپنی ہے۔

حدیث، سال میں چار مہینے ہیں جن میں

(8)

چار مُہرت والے ہیں، رتن لعلانا، زری القعد، زری الجہر، مُہر

احہ رجب۔

- یہ چاروں مہینے اسلام سے قبل دور جاہلیت میں ہی محترم تھے۔

- ان میں سے 3 مہینوں میں حج ارفاؤ جائز و آئے تھے۔ جو مہینے اصحاب

کو عمر 2-2 کے لیے خاص کر رکھا تھا۔

- ان مہینوں میں جنگ جمل میں لڑے تھے۔ ہر طرف امن کی ممانعت تھی۔

مُہر، 2 مہینے انی ہی ایک شان و صفوہ میں ہے، یہ استنباطی طہرہ

کا حاصل ہے۔

- اسکی صورت کی وجہ سے، اس کا نام مُہر رکھا گیا ہے۔

- مُہر، کالفظی معنی ہے عنوع، مقدس، حرام اُتار گیا، طہرہ والی  
لائق احرام

اس لیے مہینہ قابل احرام ہے اور ہمیں لیا کرنا ہے۔

اس کا نام ہمیں لیا سیکھا گیا ہے، خود کرنا ہے۔

- اُس کی سال کا آغاز احرام سے ہوتا ہے، انجام ہی احرام سے ہی ہونا چاہئے۔  
لہذا ان دونوں کے بیچ میں بھی باہمی احرام و طہرہ ہونا چاہئے۔

- اُس میں ایسا جائزہ نہیں۔ ایسا، اپنے کو، خاندان کا، معاشرے کا، سیر کا، ملک کا۔

کہ لہذا واقعی، یہ سچا رُوح میں بارا جائے لیا، ہمیشہ انسان میں دوسروں  
کا احرام سرفی ہوں؟

(4)

- دل اپنے ہیں بھائیوں کا، خانہ ان دلوں کا، ساتھیوں کا احترام کرتی ہوں؟

- کبھی ہی انسان کا جس کا ہم ساتھ معاملہ پیش آئے، ہم اس کو اپنے ساتھ لے لیا ہے۔؟

- کیا میرا رویہ اخلاقاً سب سے زیادہ اخلاقی ہے۔

بچی، زلیخا، مونا، پادشاہ، کہ جو ہم سے بڑوں کی محنت و احترام نہ کرے، گویا وہ ہم سے بڑے ہیں۔

- گویا، یہ احترام، بھارتیوں کا شعار ہے۔ (دین کا پیغام ہے، بہ سبب داری

ذوق ہے)

لیا ظہر ہمیں کہ اس سے بچنا ہے جو اس پیغام کو یا مال کرنے والی ہو۔  
چاہو اسناؤں کا احترام ہو، چاہے خالق کا ہو، چاہے اسکی کتاب  
کا ہو، چاہے اسکی بنائے ہو، چاہے اسکی پیغام ہو، چاہے اسکی پیغام ہو،  
احترام ہو، کردہ چیز جسے اللہ نے ہم سے ہمارا دیا۔ اسکی عزت کرنا  
ہمارے دین کا حق ہے۔

اگر ہم اس پر عمل کریں تو ہر قسم خود اپنے ہونے سے اپنے دین کو نقصان دے  
دے ہیں۔

- آج اس بات کو ہے کہ ابھی نئے سال کا آغاز ہوا ہے، لیکن کہ اب اس سے پہلے

ہر سنی ہے، ادا ہے۔ ابھی شروع کی ہیں سو انہی سنیوں کو بے حسنی سے شروع

ہونا ہے۔ کیا واقعی یہ اسلام ہے؟

ہمیں اپنے آپ کے کا جائزہ لینا ہے۔ اصلاح کرنا ہے۔

- ہمیں نفلوں کو ختم کرنا ہے۔ خدا دلوں کو ختم کرنا ہے۔  
- ہمیں اپنی ذات سے آغاز کرنا ہے۔ مجھے دوسروں کا احترام کرنا ہے۔

کوئی مسلمان اور کافر نہ کرے۔ لیکن میں نے جواری بہ منجملہ سب سے دوسروں کے ساتھ احقر اور محزون سے پیش آؤں گی۔ اپنی گفتگو اور بیانیہ معامیہ میں، لعلنات میں، دواداری اسباقی جذبات و احساسات کا خیال سترے ہو کر آکر برہمن ہے۔ مجھے حقوقی رشتہ والا بننا ہے۔

- ہم نے اصل سے اپنا ہے۔ اور دوسروں کو بھی اصل دینا ہے۔ Peace ای طرح آئے گا۔ اصل صرف بالوں سے نہیں آتا۔ کچھ سترے ہی آتا ہے۔

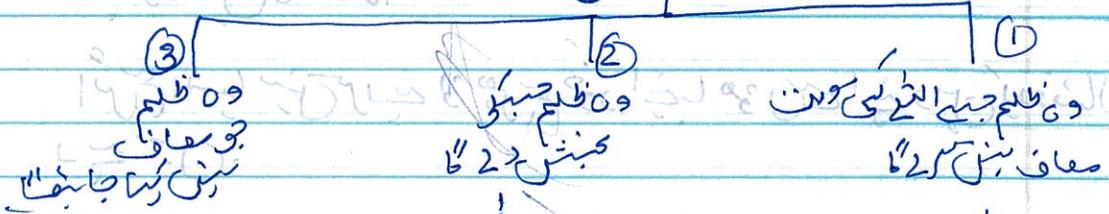
تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کیا فرمایا۔ کہ تم ان مسیخوں میں اپنی جافوں پر ظلم نہ کرو۔

- گویا احقر ہم کسی حاصل ہونے کے ظلم سے رکھ کر۔ نہ کسی کی جان سے، نہ مال سے، نہ عزت سے، نہ کبر و پرہیز۔

ہمیں، اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو موٹو بنانا ہے کہ ان مسیخوں میں اپنی جافوں پر ظلم نہ کرو۔ نہ باق سے، نہ زبان سے۔

- حقر و انفس سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا کہ ظلم کی سبب اعتسار میں

**ظلم**



1 وہ ظلم جس سے اللہ تعالیٰ روت  
معاف نہیں کرے گا

2 وہ ظلم جس کو مجلس دے گا

3 وہ ظلم جو معاف نہیں کیا جائیگا

ان سترنوں کو ظلم و خطیر سترن سے بڑا ظلم ہے۔

یہ اللہ اور بندے کے درمیان ہے۔ اللہ کا حق عبادت نہ لینا۔ تو تہ کر لی وہ معاف کر دے گا۔

لہذا بندوں کا آپس میں کیا ہوا ظلم سے حقوق العباد میں کمی۔

جو خالق کا حق میں دینا وہ استغناء کا حق ہے۔ سترن ظلم و ظلم ہے۔

اللہ تعالیٰ پر سزا میں بعض ظالموں کی بعض ظالموں سے فقہان دو اڑے گا۔ عبادت محل بلکہ دینا ہے۔

(5)

اس لیے انسان اپنے پر عمل کو چھوڑنے اور دیکھ کر کہہ دے کسی بھی قسم کے ظاہری و باطنی مشورے سے لا مشورہ نہ ہو۔ نہ جاننے کے لیے توجیہ کو سمجھنا ہے۔

- ہر چیز اپنے opp سے دیکھی جاتی ہے۔ دن رات سے پہچانا جاتا ہے۔

دن کو دن سے پہچان سکتے، صبح و رات کے آئے

- لوہے کو جاننا جائے۔ کہ مشورے کو پہلے سمجھا جائے۔

حُرْمَتِ النِّسَانِ، حُرْمَتِ الْمُصَلِّينَ

- ہمیں دینا ہی جس معاملہ صاف کرنا ہے۔

- ہمیں اپنے اعمال سے وہ غمناک باتیں جمع ہو چکی ہیں جو اعمال نامے کو بدلتی ہیں۔

- وہ سب انسان فکر کے ہیں جن کا مقصدنا یا بڑا سیدھا دینا ہوگا۔

- وہاں بدلہ دوانے کے لیے سچا رہنا کہ نہ مال ہوگا نہ دستوت، وہاں بدلہ دلوایا جائے گا اعمال سے۔ جو کہ سچا رہنے ہی کافی نہ ہوں گے۔

- پہلی بات: کلمۃ سبحان و تعالیٰ نے ظلم کو حرام قرار دیا ہے۔

حدیث: نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا۔ 21 سو دنوں میں نے اپنے اور ظلم کو حرام قرار دیا ہے (یعنی اللہ ہی نے ظلم کو حرام قرار دیا) اور میں نے عبادت کے لیے درمیان میں ظلم کو حرام قرار دیا ہے (یعنی ظلم کو حرام قرار دیا ہے)۔

ابن عمر سے آئی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ ظلم زیادہ بڑا ظلم ہے کہ ظلم کو حرام قرار دیا ہے۔

6

دنیاس و نقلہ عقلہ فی مل جانا ہے۔ وہاں لیا سو کا حساب اپنے ہی پرانے سوجانئے۔

نئی زندگی کے لیے جو دنیا پر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرنا ہے نہ کسی اور کے جواب دہ بننا ہے۔

نئی زندگی کے لیے جو دنیا پر مسلمان امداد کر دے مستحق امداد کر دے حق میں کسی سے شفا ملدہ قبول نہ ہوگی،  
استغاثہ کا نام حکمان، امداد سیراہہ شمش، جو خلف سترے کرے دین کی حدوں سے بی باہر نکل جائے۔  
(یعنی جو دین کے معاملہ و حسن کو فہم کرنا ہے۔)

ظلم عام طور پر سن طرح کا ہے۔

ہر مسلمان محترم ہے۔ مسلمان کا احترام یعنی ساری چیزوں سے بڑھ کر ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ لو خالق ہیں، مالک ہیں، رب ہیں، معبود ہیں۔ ان کے احترام پر وہ کسی  
کو شرف نہیں۔  
قرآن مجسم کتاب ہے۔  
اسی طرح لعنہ اللہ ختم ہے۔

امد نامہ ان کا احترام ہی کرتے ہیں۔ لیکن جب بار آتی ہے مسلمان کی، تو ہم احترام قبول جائز

نئی زندگی کے لیے، ابن علیا کے لیے، آپ نے لقمہ کی طرف دیکھا، لعنہ بیت اللہ  
اسکے ارد گردی مسجد کو لیا نہیں مسجد حرام (حرام معتبہ مقدم)، عام طور پر لوگ  
اس کی طرف پاؤں ستر لیتے ہیں۔ یہ بھی نہیں کرتے۔ لہذا محبوب سے محترم ہے۔  
لہذا لقمہ سے اس کا جو ملے اس کو۔

نئی زندگی کے لیے طرف دیکھا امداد دیا، کچھ مر جاسو، وہ لقمہ کا ظلم ہے، یہی حرم و کنتی  
عظیو ہے لیکن ابن مومن کی حرمت اللہ کے ہاں یہی حرمت سے زیادہ محبوب ہے۔  
کچھ ہم نے کسی مسلمان کو اپنے احترام سے دیکھا؟

اللہ نے یہی ایک چیز حرام کی۔ امداد مومن کی سبب حرام نہیں اس کا خون  
اس کا مال۔ امداد کے بارے میں برائے مان لیا جائے۔ (سبحان اللہ)

۱۔ اسم جو اول و ثانیہ و سہول کے بارے میں منفی باتیں سوجھنے والے ہیں ہمیں کیا کوئی حق سے کوئی عواذ ہے۔

اسم سمجھنے میں صرف جان مال کا محترم ہے۔ حالانکہ قرآن، بعض مٹان گناہوں اور اسم نئے ہی حلالی صوفی صوفی باتوں پر دسرتی دھجیاں اڑا دیتے ہیں۔ منفی سوجھنا ایسا ہی ہے۔ اور اسی نظر سے قرآن کو دیکھتے ہیں۔

س۔ ۱۔ کیا واقعی ہم احقر ام ۲ صبار در اس کے ہیں؟

والرین کے ساتھ۔ اہل ہائوں کے ساتھ، ساتھیوں دوسروں کے ساتھ اپنے خدمت گاہوں کے ساتھ۔ پر ٹوسوں کے ساتھ، بچوں کے ساتھ۔ ہم کیا ان کا احقر ام سمجھتے ہیں۔

س۔ ۲۔ کیا واقعی دل کی برادری ہے؟ چوں کا جائزہ لیں؟

نیت: آج سے یہ عہد کرنا ہے کہ، چاہے کوئی نیکو یا چھوٹا، میں نے حضرت و احقر ام سے بارہ سہنی ہے۔

س۔ ۳۔ ہم احقر ام کیوں نہیں سمجھتے کسی کا؟ وجہ کیا ہے؟

تکبر - arrogance، برائمان - انا

جو ہمارے دلوں میں سوتا ہے کیا وہ ہماری زبان پر نہیں چھبک دیا سوتا۔ وہ دلوں سے بہتہ چل جاتا ہے۔ حال دھال بنا دیتا ہے۔

اہل دین کیا ہے؟ کہ اس بار کو اللہ کا حکم سمجھنے اور اللہ کی کوشش کریں۔ جب وہ انہر آجاتے گی اور ہر خود بخود آجاتے گی۔

یہی دین ہے۔ اسی کو نثر کہتے ہیں۔

یہ صرف کتابی حکم نہیں دے کر دینے کے لئے لڑنے لڑنے کے لئے کیا۔

7

ہم دیکھیں کہ کون کون سی چیزیں حرام ہیں۔ احرام کیسے کرنا ہے۔

# جان کی شہرت: ہر انسان کو جس کا حق ہے سوا کے اسے کھانے اور اس کو

حرام نہ کر دے۔

قرآن مجید، میں مومن کے قتل کو حرام قرار دیا گیا۔  
دلیل: سوارہ النساء 93 آیت

حدیث: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر آپس میں  
انہما میں والے کسی مومن کے قتل میں سب سے پہلے نبیوں کو  
الشران سب کو جمع میں دھکیل دے گا۔

بیتہ حل: کہ ایک مومن کی جان اللہ کے نزدیک قیمتی ہے اس لیے  
میں، وہ سب کو سزا دے گا۔

آج قتل تشہام: جانیہ ادبیر، خانہ فانی دستخیز، بدلتا ریحی کا مظاہر،  
شہر کی سینا دیر۔ قتل میں با وصیت، خیریت کے نام سے  
عقبیہ کی بیادوں میں۔ خدیجی قبیلہ کے دل میں۔ حشر کی وجہ سے

نیچے ذرا مایا، اللہ تعالیٰ نے اسے وہ سچے ہو گا جو نسبت سے میرا جانے لے کر آئے گا  
میں آئے ساتھ ساتھ، اسے کسی کو گالی دی ہوگی، سمجھ لو گالی ہوگی، کسی  
کا حال کھایا ہوگا، خون پیایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، وہ سب لوگوں کو اس آدمی کی  
نہلنا دے دی جائیگی۔ اور اگر اس کی نیکیاں، ان کے حروف کی ادا کرنے سے پہلے ختم ہو گئی  
گو ان لوگوں کے گناہ ہی اس آدمی میں ڈال دیے جائیں اور ہر وہ جسم میں ڈال  
دیا جائے گا،

وہ موف اپنے گناہوں کی سزا میں بھگے گا۔ تاہم سزا دینا اور باقی سب سے سزا  
کی سزا ہی بھگے گا۔ جن پر اسے دینا میں ظہر لیا تھا۔ (الذکر)  
مسلمان عبادی پر اعلیٰ لہرنا ہی منع ہے۔

حدیث نبویؐ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی پر اہل گنہگار سے کہے کہ

یا اے اللہ! تو فرستے ایمیتہ اس پر لکھ کر اور اسے پھینک دے۔ یہاں تک کہ وہ اہل گنہگار

نیا آس داخل کر دے (لفی و اسلم 3/125)

لفظ اہل گنہگار سے مراد ہے جو اللہ سے گنہگار ہے۔

یہ بعض اوقات لوگوں کے دل میں بھی آتا ہے جو صبر نہیں کر سکتے۔ وارنڈر ہیسی

اس سے بچنا چاہیے۔

ابن عباسؓ سے کہے کہ اگر اللہ نے نبیؐ کو فرمایا، اللہ نے بیان کر دیا کہ میں 3 قسم کے

لوگوں کو فرستے گا اللہ سے پھیل جائے گا۔ 1) حرام میں ظلم کرنے والا۔

2) اس میں جاہلیت کا مظاہرہ کرنے والا۔

3) کسی شخص کا قول یا فعل کرنے والا۔

Avoid To say!

یعنی اوقاتِ دل کو کاٹنے سے بچنا۔ "Kill you" کی بجائے "You are killing me"

یعنی الفاظِ لعین یعنی دھڑاکنے سے بچنا۔ "You are killing me" کی بجائے "You are hurting me"

اور اعمالِ نافرمانی سے بچنا۔ "You are killing me" کی بجائے "You are not listening to me"

جو الفاظ، بار بار سمجھنے سے اسے action میں تبدیل کر دیتے ہیں۔

Walk your words, your words become your actions,

(8)

آل مسلم ۲ حصے ہی الفناطیس، یعنی مذاق میں ہی رہیں کہنا۔  
وہ چیزہ - Go to hell, I hate you  
دکیزہ - I am sick and tired of my life

- اینٹی بچوں کو قتل کرنا - abortion، حرام ہے۔

- کسی کا مال ناحق استعمال کرنا۔ کسی کے لیے بھی نہ جائز ہے کہ وہ کسی کی خوشی یا رضامندی کے بغیر اس کی چیز استعمال کرے۔

- ہم دوسروں کے مال کو بعض دفعہ اپنا حق سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔ اور اسے بڑا تمنا کرتے ہیں۔

حدیث: نبی زوہارا، مسلمان وہ ہے جس سے دوسرے مسلمان کا مال و زبانی

محفوظ رہیں۔ مومن وہ ہوتا ہے جس کی طرف سے

لوٹل کو ان کی جان و مال کا اصل ہو۔ (کہ یہ مال اس کے پاس محفوظ ہے)۔

یعنی مذاق میں ہی مال لینا جائز نہیں۔

- اسی طرح اگر حد کی اجرت ستم میں کی جائے۔

- عوارض کو حق سمجھ کر نہ دینا یہ بھی بڑا جرم ہے۔

- کسی جو بڑے کو بے نمانہ قتل کر دیکر کرنا۔

- اگر کسی کے مال پر مارتی آفت آجائے۔ تو اس سے وہ چیز وصول کرنا منع ہے۔

- جو ستم ناحق کسی سے اسی کا مال ستم کرنا ہے۔ یہاں تک کہ دن سناؤں زمین

کو اس کے گلا کا طوق بنا دیا جائے گا۔

- جو ستم تمام تعارض سے مسلمان کا ناجائز طور پر مال حاصل کرنا ہے اللہ اس میں



9

انما خلقوا لخدمة الله الذي لا يتولى الالهون

الالهة الا ما يشاء الله

الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

هو الذي لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

mt9900

تولیس، جبرائیل نے فرمایا، یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی کاگرتے کھائے فری ادا  
ان کی عزت و آبرو کے لیے ہے۔

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی  
ہے، نہ اس پر ظلم کرنا ہے نہ اس سے سوا کرنا ہے اور نہ اس سے جھگڑنا ہے۔  
نبی ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے ہیرا سونے کے لیے کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو  
جھگڑے۔

نبی ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے بھائی سے، اس چیز کو حد نہ کرے گا جو اسے محبوب دار سرفی  
ہے۔ اللہ تعالیٰ، صیامت و رحمت، اسے حد سے آگے نہ کرے گا۔

عزت سال کی صورتیں (ع) عنایت :

معاذ اللہ جبل سے ہوا ہے، اہمیتوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا  
ذکر کیا کہ اہل عنایت اسے کھدایا نہ جائے وہ کھانا نہیں، جبکہ اسے  
سوار نہ کیا جائے وہ سوار نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ تم نے اس کی  
عنایت کی، مجاہدہ تراجم نے تم سے من لیا، اللہ تعالیٰ نے تم سے جو اس میں  
ہے تم نے ڈھونڈ بیجاں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عنایت کے لیے لڑائی کافی ہے  
کہ تم اپنے بھائی کی اس بات کا ذکر نہ کرو جو اس میں ہے۔

عسیر حنفی طور پر ڈالیں کو ڈسکتے کرنا۔ نالینڈ ۲۰۲۲ء۔  
فقروں میں بھی، ہر ایسوں اور فقیروں اور فساد اسی وجہ سے ہے۔

بہ طرح کا سکن میرا ہو جاتا ہے

آئی کے حال مجھے ہر شے اور ان کے سرنے کا  
آئی کے ساتھ کسی کی نقل اتاری گئی۔ آئی کے زمانے کا

نقل اتاروں خواہ مجب اتنا اندیشا مال ہی کسوں نہ ملے۔

نی ظہار ہی کی حال مال اذھال اند بالعرض، نقل ہی اتارنا

حجلی سرنے اور حجلی لوگوں کے درمیان ملنا

یعنی آئی کے ساتھ کسی دوسرے کی وہ بار و بیان سرنے، صبر سے قبضہ او منناد  
بہرہ ہو جائے۔ (سب سے سزا والی حد ہے۔۔۔۔۔)

لوگوں کو دوسروں کے بارے میں بدگمان سرنے۔

بھلا سرنے میں غم ہے جس کو سرنے کے  
نی کے زمانے۔ اللہ کے بہتر دن بندہ وہ جس میں کوئی سزا اور اللہ کے بہتر دن

وہ سب جو حقل طوری سرنے میں اند دستانوں کے درمیان لغز سب سب سرنے میں  
بانی د سزا ہو گئے ہیں۔

نہی کے زمانے، یعنی آدمی کے حال، ہر طعم ان کو سب سے کئی طعم اس اند کسی قطع اسی

سب سرنے کے اعمال میں سب سے کئی طعم ان کو سب سے کئی طعم ان کو سب سے کئی طعم ان کو

وہ سرنے میں وہ آس میں اس کا اس میں، ٹھیک رہتی ہیں اس میں

سب سرنے میں وہ آس میں اس کا اس میں، ٹھیک رہتی ہیں اس میں



ذکر نام بالذکر...  
حرم الحرام کا اروزہ بیتہ عرفی ہے۔

افغانی کے بعد، محرم کے روزے کو سب سے زیادہ افضل قرار دینے کے۔  
اس مہینے کے روزے افضل ہیں۔

افغانی کی آخری 10 راتیں۔ ذی الحجہ کے شروع 10 دن، لہذا محرم کے  
افضل کا اجر و ثواب۔ یعنی (افغانی کے بعد) افضل رخصت سے اجر و ثواب

محرم کے روزوں کا ایسا ہی ہے۔

خصوصاً، یا سترہ کا روزہ، یا سترہ کا رطل ہے۔ سوال  
ذکر

لہذا عام طور پر ہم سمجھتے ہیں کہ یا سترہ کا دن، حوائج و حیل کی وہ ہے سترہ  
کا دن، حالانکہ وہ، حقاً کے لئے اور 8 سال بعد، واقفیت میں

یا سترہ کا روزہ، یا سترہ کا رطل ہے۔

یا سترہ، تو میرے لئے یہ ہے حاصل ہے۔

جب سبھی لوگوں کے روزے اور فتنے میں آئے تو اس وقت محرم کے روزے کے۔  
یا سترہ کا روزہ رکھا جائے گا۔ لیکن جب افغانی کے روزے فرما لیں تو  
تو وہ یا سترہ کی وصیت کر سکتے ہیں۔

- عمر کے شروع کے دنوں میں اور جو عورتوں کا افذہ۔

- آخری نے فرمایا۔ کہ عاسورہ کا روزہ، کچھ ایساں نے گناہوں کا گناہ ہے۔  
جس کو عیب سے نکالنا چاہیے۔

ایام جاہلیت میں قریش بھی یہ افذہ رکھتے تھے۔

پھر پھر مدینہ کے بعد ہی آئی یہ افذہ رکھنے لگی۔

لیکن جب اصناف کے افذہ میں بعض سو گناہوں کے آگے آئے تو ان افذہ کو لغوی قرار دیا۔  
جو رکھنا چاہیے وہ رکھے، جو نہ رکھے، نہ رکھے۔

- جب آخری مدینہ کے شروع ہونے سے پہلے ہی عاسورہ کا روزہ رکھنے

لگے۔ آخری نے فرمایا تم ایسے ایسے افذہ رکھتے ہو۔

آں دن، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو بجاوردی ملی۔ اسے تم لوگوں کو اس کی

موسیٰ کو عمرتی کہا گیا۔ اور موسیٰ نے بطور شکر ان دن کا افذہ رکھا۔

ان کے بعد ہی یہ افذہ رکھنے لگے۔ آخری نے فرمایا، موسیٰ سے

مخفاری نسبت ہم زیادہ قریب ہے، اس لیے تم نے فرمایا افذہ رکھا۔

مخالفہ ہر عام کو بھی حکم دیا کہ وہ روزہ رکھیں۔

لیکن آئی کے ایک ایسی خواہش کا اظہار کیا کہ یہودی

مستابیت سے بچنے کے لیے، اس کی بجائے دو روزے رکھ جائیں۔

9 اور 10 کا، یا 10 اور 11 کا، روزہ۔ آخری نے فرمایا جب ان کے  
سال آئے تو ان کے روزہ بھی رکھیں گے لیکن اس سے پہلے ہی آئی کی وفات

سوئی گئی۔ اس کے 10 سالوں کا اہتمام ہے لیکن انگریزی معیار ہے

9، گانہ رکو سکیں لیٹر، 10 سالوں کا اہتمام ہے۔

- ہمیں غائبانہ شہادت کرنا ہے۔

- نئے سال کے سلسلے میں یہ بھی بہت حد تک جو جائے گا۔

NEW YEAR RESOLUTION.

(1) پچھلے سال سے، یہ سال بہتر بنانا ہے۔

(2) احترام کرنا سیکھنا ہے۔ حرموں کی راسخاری کرنا ہے۔

موصل کی صورت، لکھنے کی صورت سے زیادہ ہے۔

(3) دوسروں پر احترام کی نظر (اسٹائمنٹ 2 درجہ میں، جیسٹ انسان اس کا احترام لازمی ہے)

ہمیں کوئی حق نہیں کہ دوسروں کی حرمت تو ہے۔

حرفی ہے کہ ہر انسان کو انسان ہونے کے لئے سے قابل احترام گمانیں۔ اگر کوئی ذرا بھی

سمجھتی جائے تو صاف کرنا سیکھیں۔ کیونکہ دگر چلے بغیر آپ صاف کرنا نہیں سیکھیں

2-

(4) دوسروں کو حق دینے، ایسا حق اللہ کے ذمہ نہیں۔ اگر ہمیں کوئی بیماری

ہوئی دینا تو اللہ ہی ذمہ دار ہے جو ہے۔ اور اگر کوئی بیماری حق نہیں ہے تو بیمار

کے دن، اللہ ہی گناہ برہا کر دے گا۔

کی ظہ احقرام کا فہم پیدا کرنا ہے۔

چینی جلاز سے پرہیز کرنا۔ جبری زبان کا استعمال نہ کرنا۔

خدا کی کلمہ نسال دیں۔ اچھے اخلاقی ایسا ہیں۔

### تظہر =

سائل پر سوال تہرا ہے جائے۔  
دلوں کے دن تہرا ہے جائے۔

گو دل دینا میں آئے ہیں  
کو چل جائے ہیں

کل جے جو موجود، آج یادگازن جائے ہیں۔  
ہم سب کو عبودت کا سامان دے جائے ہیں۔

دو طرح کے لوگ، دو طرح کے عمل ایسا ہیں  
سبکی میں ابہ بہی میں ایسا ایسا نام تہرا ہے ہیں۔

کو لو میں قرآن و سنت کی پیروی تہرا ہے ہیں  
خود اپنے عمل سے اعدوں کو بھی سکھائے ہیں۔

خو اسکی دریا کلمہ العتہ الہی رو میں ایسا ہے ہیں۔  
دل کے فالو اور استیخان کو تہرا ہے ہیں۔

انے وقت کو ضائع ہونے سے بچائے ہیں۔  
لمحے لمحے کو فی اسبیل اللہ لوائے ہیں۔

ہر اسٹوں سے رخ کے گناہوں سے کی تہرا ہے ہیں  
سبہوں میں سا لعلون الوکلین میں جائے ہیں۔

خُذُ الْفَنِّ رَافِقًا وَأُفْلَحُ بِمَنْبَدِي كَمَا أَرَادَ فِي -  
حَسْبُ لِي فِي أَنْ أَعْبُدَ لَكَ لَوْ رَسِمْتُ جَنَّتًا لِي

زبانِ بے آوازِ آوازِ درِ نَزْدِکِ جاتے ہیں۔  
اس طرح وہ اللہ کے لہجہ میں جاتے ہیں۔

امہ کو امہ میں جو صرف اپنی آبی جراتے ہیں۔  
دل کے پانیوں میں مجبورِ شیطان کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔

خوشی سے لڑتے ہیں۔ غمی میں مارا لیں سو جاتے ہیں۔  
اس طرح نہ اللہ کا نہ بندوں کا حق ادا کرتے ہیں۔

وہت کو بے دردی سے ہر طرف کی طرح بھرتے ہیں۔  
سستی میں کوئی قسمی کام نہیں کرتے ہیں۔

دنیوی دہے میں Maximiser بن جاتے ہیں۔  
آخر دہے کے اعتبار سے Minimiser بن جاتے ہیں۔

آپ ہر دفعہ خوف و شرم سے دوچار نظر آتے ہیں۔  
اس طرح اللہ کی رضا سے ڈرتے ہو جاتے ہیں۔

ہم اپنے آپ کو کس خانے میں تلخ مہر پاتے ہیں۔  
حلو اپنی غلطیوں میں اللہ کے سامنے ستر جمع پاتے ہیں۔

نہ جانے، نئے سال کا سنا جانے دیکھ پاتے ہیں۔  
اگر سال کے کو دلوں کو اللہ کی اطاعت میں لگاتے ہیں۔

گناہوں سے ستر، دلوں کے حیران جراتے ہیں۔  
اصح کا دبا نہ بچے آسٹن اللہ سے لگاتے ہیں۔

اگر اللہ کے ساتھ ستر اللہ کو معاف فرماتے ہیں۔  
جانے ہر کب نہ موقع مہر پاتے ہیں۔

اس سال کے اختتام پر امداد خزانے سے لے کر  
دعا۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم اگلے سال میں، اچھے انسان بن سکیں۔ باغی ٹرار  
کے طالب علم ہیں۔

رَبَّنَا نُفِصْ مِنَّا أَنْتَ أَسْمِعُ وَيُخَلِّصُ وَتُبَّ عَلَيْنَا  
أَنْتَ أَنْتَ التَّوَابُّونَ الرَّحِيمُونَ

اِنَّ شِعْرِي بِسْمِ اللّٰهِ  
اِنَّ شِعْرِي بِسْمِ اللّٰهِ  
اے حافظ! اے باوجود صدقہ (موت کو)۔